جس انداز سے ,,المجلس الاعلی،، کے چیئرمین اور دیگر کارکنوں نے ہماری پذیرائی کی وہ لائق صد شکر ہے۔ جناب فؤاد اور جناب عطیه صاحب نے تاریخی مقامات سے متعارف کرانے کیلئے جس انداز سے ہمارے ساتھ تعاون کیا اور حق میزبانی ادا کیا وہ نہایت قابل ستائش ہے۔ اللہ جل شانه جزائے خیر عطا فرمائے۔

ڈاکٹر اسماعیل فاروقی

دنیا بھر کے علمی اور دینی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس اور غم و اندوہ کے ساتھ سنی گئی کہ کسی دشمن علم و انسانیت نے عالم اسلام کے نامور مفکر ، فلسفی اور خادم اسلام ڈاکٹر اسمعیل راجی الفاروقی کو چھری کے پے در پے وار کر کے شہید کر دیا ۔ ان کے ساتھ ان کی اہلیہ ڈاکٹر لمیاء فاروقی کو بھی شہید کر دیا گیا۔ ڈاکٹر فاروقی دنیا بھر کے مسلمان دانشوروں کے لیئے عموماً اور مغربی ممالک میں مقیم مسلمان طلبه اور اساتذہ کے لیئے خصوصاً ایک بڑے فکری سہارے کی حیثیت رکھتے تھے، مغربی تہذیب و تمدن اور جدید لادینی علوم و فنون پر ان کی معرکة الاراء علمی تنقیدوں نے دنیا بھر کے اہل علم سے اپنا لوہا منوا لیا تھا ،

ڈاکٹر اسمعیل فاروقی گو اصلاً فلسطینی تھے اور اب کئی عشروں سے امریکی شہریت کے حامل تھے لیکن پاکستان سے ان کو خاص انس تھا ۔ ۱۹۶۱ ء سے ۱۹۶۳ ء تک وہ ادارہ تحقیقات اسلامی سے وابستہ رہے اور ادارہ کے نوجوان محققین کی تربیت اور اعلیٰ تعلیم کی نگرانی کرتے رہے۔ ان کے تخصص کا اصل میدان تقابل ادیان اور بالخصوص مسیحیت اور مسیحی اخلاقیات کے موضوعات تھے ۔ مسیحی اخلاقیات پر ان کی عالمانہ اور محققانہ تصانیف کی علمی حیثیت اور مقام کا اعتراف خود مسیحی اہل علم بھی کرتے ہیں ۔

مسیحیت کے فلسفۂ اخلاق پر ان کی بھر پور تنقیدیں غالباً جدید دنیائے اسلام میں مسیحیت کے ناقدانہ اور علمی مطالعہ کی پہلی اور ابھی تک آخری مثال ہیں ۔

گذشتہ چند سال سے انھوں نے مغربی علوم و فنون کی اسلامی خطوط پر تدوین نو کی جدوجہد شروع کی تھی ، اس کے لیئے دنیائے اسلام میں وہ ایک ایسی لہر پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے جس کے اثرات آج مسلم ممالک کی علمی اور فکری زندگی میں محسوس کیئے جا سکتے ہیں ۔ اس ضمن میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کو ان کا خصوصی تعاون حاصل تھا ۔ جنوری ۱۹۸۲ء میں ان کے تعاون سے یونیورسٹی نے ایک بین الاقوامی مذاکرہ کا اهتمام کیا تھا جس سے بہت سے مغربی علوم و فنون کی اسلامی تنقید کے میدان میں خاصی پیشرفت ہوئی تھی ۔ ڈاکٹر فاروقی نے اس اهم خدمت کے لئے امریکا میں ایک ادارہ بین الاقوامی انسٹی ٹیوٹ برائے فکر اسلامی کے نام سے بھی قائم کیا تھا ۔ ہماری دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے جانشین اس ادارہ کو انھی خطوط پر چلانے کی کوشش کریں گے جو ڈاکٹر شہید کے پیش نظر تھے ۔ اللہ تعالی مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے ۔ آمین

مولانا سید احمد سعید کاظمی

قحط الرجال کے اس دور میں جب کوئی شخصیت دنیا سے اٹھتی ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اب جو خلا پیدا ہوا ہے وہ شاید کبھی بھی پر نہ ہوگا ۔ یوں تو یہ خلا زندگی کے هر میدان میں نظر آ رہا ہے لیکن دینی علوم میں اس کے اثرات بدقسمتی سے بہت نمایاں ہیں ۔ پرانی طرز کے وہ علماء جو تفسیر ، حدیث ، فقه ، کلام اور تصوّف کے ساتھ ساتھ معقولات و فلسفه میں بھی ماهرانہ بصیرت کے حامل تھے رفتہ رفتہ اٹھتے جا رہے ہیں ۔ گذشتہ دنوں ملک کے نامور